REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۴۹/۱۴ ॥ ۱۱ امان ۱۳۳۹ ہش ۱۱ مارچ ۱۹۶۰ء ॥ نمبر ۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۰ مارچ۔ بوقت ۱۰ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ مگر کبھی کبھی اعصابی بے چینی ہو جاتی رہی رات نیند ٹھیک آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت ان مبارک ایام میں خاص توجہ سے حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد
بوقت ۱۰ بجے صبح

امریکہ اور مغربی ممالک سے پاکستان کو خاصی مالی امداد حاصل ہو گی

واشنگٹن سے واپس روانہ ہوتے وقت وزیر خزانہ محمد شعیب کا بیان

واشنگٹن ۱۰ مارچ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک سے پاکستان کو دوسرے پنج سالہ منصوبے کی تکمیل کے لئے مزید خاصی امداد حاصل ہو گی۔ آپ نے امریکی نائب وزیر خارجہ سے ملاقات کے بعد یہ بیان دیتے ہوئے مزید کہا کہ یہ امداد سندھ کے طاس سے متعلق تعمیرات کے لئے امداد کے علاوہ ہو گی — مسٹر محمد شعیب واشنگٹن میں ۱۳ دن قیام کے بعد پرسوں رات نیویارک روانہ ہوئے اور اب بدھ کے روز نیویارک سے پاکستان واپس روانہ ہو گئے ہیں۔

۲۵ فروری کو یہاں پہنچنے کے بعد مسٹر شعیب نے عالمی بنک کے حکام سے بات چیت کی نیشنل پریس کلب کے سامنے تقریر کی۔ اور امریکی وزیر خزانہ رابرٹ اینڈرسن اور نائب وزیر خارجہ ڈگلس ولن سے بات چیت کی جو اس وقت وزیر خارجہ مسٹر ہرٹر کی جگہ کام کر رہے تھے۔ مسٹر ہرٹر اس وقت صدر آئزن ہاور کے ہمراہ لاطینی امریکہ کے دورہ پر گئے ہوئے تھے۔

اپنے قیام کے دوران مسٹر شعیب نے

سیمنٹ کے تین اور کارخانے قائم کئے جائیں گے

راولپنڈی ۱۰ مارچ مرکزی حکومت نے نجی سرمایہ سے مغربی پاکستان میں سیمنٹ کے تین اور کارخانے کھولنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس امر کا اظہار کل وزارتِ صنعت کے سیکرٹری نے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے کہا امریکی ماہروں کی ایک جماعت نے پاکستان کا دورہ کرنے کے بعد یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ ان میں سے ایک کارخانہ راولپنڈی کے قریب کھولا جائے اور دوسرا کارخانہ کراچی کے قریب اور تیسرا کارخانہ مغربی پاکستان کے کسی مرکزی مقام میں کھلنا چاہیئے۔

موصوف نے نامہ نگاروں کو یہ بھی بتایا کہ پاکستان کے مسائل سے متعلق پہلے کی نسبت اب امریکہ میں زیادہ آگاہی پائی جاتی ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم کریم احمد صاحب نعیم کو مورخہ ۶ مارچ ۱۹۶۰ء بروز اتوار فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کا پوتا ہے احباب نومولود اور اس کے والدین کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں نیز دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

نائب امام مسجد لنڈن اور عبدالعزیز دین صاحب کی تشریف آوری

ربوہ ۱۰ مارچ۔ نائب امام مسجد لنڈن مکرم خان بشیر احمد خان صاحب رفیق اور مکرم عبدالعزیز دین صاحب ہفتہ عشرہ کی رخصت پر حال ہی میں انگلستان سے پاکستان واپس تشریف لائے ہیں۔ ہر دو احباب کل مورخہ ۹ مارچ ۱۹۶۰ء کی شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی سے ربوہ پہنچے۔ اہلِ ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر ان کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ اور انہیں بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو احباب کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے۔ اور یہ رخصت گزارنے کے بعد بخیر و عافیت واپس انگلستان پہنچیں۔ اور اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

انڈونیشی یونیورسٹی میں ایٹمی ری ایکٹر

جکارتہ ۹ مارچ۔ ایک اعلان کے مطابق سوویٹ یونین نے ایک انڈونیشی یونیورسٹی میں ایٹمی ری ایکٹر لگانے کی پیشکش کی ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ مارچ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت کے متعلق لاہور سے بذریعہ فون جو اطلاع موصول ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے:۔

لاہور ۹ مارچ بوقت ۹ بجے شب بذریعہ فون

آج طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ لیکن ضعف کی شکایت ابھی باقی ہے بیماری کا حملہ پوری طرح دور نہیں ہوا۔ سانس کی تکلیف بھی کبھی کبھی ہو جاتی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب سلمہ ربہ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۶۰ء

قربانیوں کا مسئلہ

چیف سیکرٹری مسٹر ایم خورشید نے ایک پریس کانفرنس میں ایک استفسار پر کہ آیا مویشیوں کے تحفظ کے پیش نظر عید الاضحیٰ کی قربانیوں پر پابندی لگانا ممکن نہیں جواب دیا کہ چونکہ یہ ایک مذہبی مسئلہ ہے اور موجودہ اسلامی حکومت فی الحال اس سلسلہ میں مداخلت کرنا مناسب نہیں سمجھتی اس لئے محب الوطن باشعور لوگوں کو اس مسئلہ کا خود ہی کوئی حل سوچنا چاہیئے تاہم آپ نے اپنی ذاتی رائے یہ بیان کی کہ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر بھیڑوں بکریوں اور دوسرے مویشیوں کی اس قدر وسیع پیمانہ پر قربانی نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح ہر سال لاکھوں مویشیوں کے اتلاف کے باعث ملکی معیشت پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے اپنی رائے کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کہا:۔

"میں دینی امور کا ماہر نہیں ہوں تاہم میں ایک عام مسلمان کی حیثیت سے اس رائے سے متفق ہوں کہ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر مویشیوں کا اس قدر وسیع پیمانہ پر ذبیحہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اور قربانی کے فرض کی ادائیگی کسی اور بہتر صورت میں ہونی چاہیئے۔ شاہی مسجد لاہور کے خطیب نے گذشتہ عید پر اس سلسلہ میں نہایت مفید تجویز پیش کی تھی مگر مقام افسوس ہے کہ تعلیم یافتہ طبقہ نے ان کی اس تجویز کی پوری طرح حمایت نہ کی بلکہ بعض علماء نے انہیں ناجائز نکتہ چینی والزام تراشی کا ہدف بنایا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے تعلیم یافتہ وباشعور لوگ اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کریں۔ اور اگر ہو سکے تو ہر سال مویشیوں کی دولت کو غیر ضروری اتلاف سے بچا لیں یہ بہت بڑی قومی خدمت ہوگی"۔

(نوائے وقت ۵ مارچ ۶۰ء)

عید الاضحیٰ کے متعلق پہلے بھی اس لحاظ سے یہ سوال پیدا کیا جاتا رہا ہے کہ قربانیوں کی بجائے روپیہ قومی کاموں میں صرف کیا جائے لیکن یہ سوال کہ مویشیوں کی کمی کی وجہ سے قربانیاں نہ دی جائیں۔ شاید پہلی دفعہ اٹھایا گیا ہے۔ مویشیوں کی کمی کی وجہ سے ہی گوشت خوری پر پابندی لگائی گئی ہے کہ ہفتہ میں دو روز ناغہ کیا جاتا اور اب تجویز ہے کہ ناغہ تین روز کیا جائے

حقیقت یہ ہے کہ اناج سے کہیں بڑھکر پاکستان میں گوشت کی رسد کا سوال پیدا ہو گیا ہوا ہے۔ یہ سوال اسلئے بھی اہم ہے کہ مویشیوں کی ضرورت گوشت کے علاوہ دودھ کی رسد اور زراعت سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ چونکہ ہمارا ملک غالب طور پر ایک زراعتی ملک ہے۔ اور چونکہ ہماری زراعت کا ابھی تک زیادہ تر انحصار اچھے مویشیوں سے وابستہ ہے اس لئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ گوشت خوری پر پابندی لگائی جائے۔

جہاں تک خوراک کا تعلق ہے گوشت نہ صرف اس لئے کہ مسلمان اس کے عادی ہیں بلکہ غذائی قیمت کے لحاظ سے بھی اس کا مناسب استعمال نہایت ضروری ہے۔ مگر حالت یہ ہے کہ ایک تخمینہ کے مطابق جو اخبارات میں شائع ہوا ہے پاکستان میں گوشت کا استعمال چار ساڑھے چار چھٹانک فی کس ماہوار ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ نسبت ایک خوشحال ملک کے معیار سے بہت ہی کم ہے۔ اس کے تو یہ معنی ہوئے کہ در اصل پاکستان میں لحمی غذا نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ گوشت زیادہ تر شہروں اور قصبوں کے رہنے والے استعمال کرتے ہیں دیہات میں کبھی کبھار ہی استعمال ہوتا ہے ورنہ ساگ پات اور دہی لسی اور اچار وغیرہ سے ہی کام چلا لیا جاتا ہے۔ غذائی لحاظ سے اور صحت کے نقطہ نظر سے یہ صورت حال نہایت ہی تشویشناک ہے۔ یہ درست ہے کہ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر وہ لوگ بھی جو غربت کی وجہ سے یا کمیابی کی وجہ سے گوشت سے محروم رہتے ہیں سال میں ایک دفعہ گوشت استعمال کرنے کا موقعہ حاصل کر لیتے ہیں۔ اس طرح اگر قربانیوں کے گوشت کو بھی محسوب کر لیا جائے تو پھر بھی بہت سے پاکستانی ایسے ہیں جن کو گوشت کھانے کے لئے بہت کم میسر ہوتا ہے۔ خاص کر اس لئے بھی کہ بعض متمول لوگ ضرورت سے زیادہ گوشت استعمال کرتے ہیں۔ اسلئے عوام کی اکثریت اس ضروری غذا سے ایک حد تک محروم ہی رہتی ہے۔

یہ سوال کہ قربانیوں پر جو روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ کسی دیگر قومی کام میں صرف کیا جائے اس لحاظ سے کوئی معنی نہیں رکھتا کہ روپیہ بچانے کے لئے بہت سے دیگر فضول اخراجات ہیں جن کو اگر محدود کر دیا جائے تو قومی کاموں کے لئے بہت سا روپیہ بچایا جا سکتا ہے مثلاً ٹائٹ وغیرہ کے سامانوں اور ناجائز تفریح کے سامانوں میں جو ضیاع مال وزر ہوتا ہے وہ اتنا زیادہ ہے کہ قربانیوں کا روپیہ اسکے پاسنگ بھی نہیں۔ اسلئے قربانیوں کے روپیہ کو قومی کاموں میں صرف کرنے کی تجویز کوئی وزن نہیں رکھتی۔ البتہ مویشیوں کی کمی کا سوال ایسا ہے جو کسی قدر التفات کے قابل ہے لیکن ہماری رائے میں یہ سوال بھی قربانیوں پر پابندی عاید کرنے کی حد تک کوئی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ قربانیوں میں جو مویشی ذبح کئے جاتے ہیں اول تو زیادہ تر بھیڑ اور بکری قسم کے ہوتے ہیں جو دودھ اور زراعت کے نقطۂ نظر سے کوئی وقعت نہیں رکھتے البتہ گائے یا بھینس یا اونٹ کی قربانیاں اس لحاظ سے کسی قدر اثر انداز ہو سکتی ہیں پھر بھی حقیقت یہ ہے کہ ایسے مویشیوں کے ذبیحہ کو روکنے سے کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قربانیوں کے ذبیحہ کی نسبت روزانہ ذبیحوں سے بہت ہی کم ہے۔ اگر چار چھٹانک فی کس ماہوار گوشت کا اندازہ لگایا جائے تو ۹ کروڑ انسان ایک ماہ میں ساڑھے پانچ لاکھ من گوشت سے قدرے زیادہ گوشت استعمال کرتے ہیں۔ اگر اس میں سے بالفرض ایک لاکھ من سال میں قربانیوں کا گوشت سمجھ لیا جائے تو اس سے مویشیوں کی بچت میں کوئی قابل اعتنا اضافہ نہیں ہو سکتا۔

دوسری طرف قربانیوں پر پابندی لگانے سے سب سے بڑا نقصان تو مذہبی شعار پر ضرب لگانا ہے جس کو مسلمان قطعاً پسند نہیں کریں گے۔ پھر غذائی لحاظ سے بھی نقصان ہے۔ پہلے ہی گوشت خوری کا معیار یہاں نہایت پست ہے۔۔۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عید الاضحیٰ ہی ایک ایسا موقعہ ہے جس پر اکثر غرباء اس نہایت ضروری غذا کا کچھ استعمال کر لیتے ہیں۔

اس طرح سوال یہ نہیں ہے کہ عید الاضحیٰ کی قربانیوں پر پابندی لگائی جائے یا نہیں بلکہ حقیقی سوال یہ ہے کہ کیا تدابیر اختیار کی جائیں کہ مویشیوں کے متعلق ہماری دوسری ضروریات کی حقیقی پوری ہونے کے ساتھ ساتھ گوشت خوری کا معیار بھی اونچا ہو سکے۔ اس کا صرف ایک ہی جواب ہے اور وہ یہ ہے کہ مویشیوں کی افزائش کے لئے خاص طور سے منصوبہ بندی کی جائے بے شک اس میں وقت لگے گا اس وقت تک ضروری ہے کہ مویشیوں کے ذبیحہ پر کچھ عرصہ کے لئے اس طرح پابندیاں لگائی جائیں کہ کم از کم مذہبی شعار پر ان کی زد نہ پڑے۔ مثلاً چار چھٹانک فی کس ماہوار کا معیار خوراک تین بلکہ دو چھٹانک تک بھی لایا جا سکتا ہے قوم اسکو خوشی سے قبول کریگی یا اس کو خوشی سے قبول کرنا چاہیئے۔ لیکن جہاں تک مذہب کا سوال ہے اسمیں دخل اندازی نہ کی جائے۔

مجلس مشاورت مورخہ ۸، ۹، ۱۰ اپریل کو منعقد ہوگی

جماعتیں حسب قواعد نمائندگان منتخب کر کے جلد اطلاع بھجوائیں

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ امسال مجلس مشاورت ۸، ۹، ۱۰ اپریل ۱۹۶۰ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو منعقد ہو رہی ہے۔ احباب جماعت اگر کوئی تجویز بھجوانا چاہیں تو فوری طور پر متعلقہ نظارتوں کو بھجوائیں کیونکہ وقت تھوڑا ہے۔

(۲) ابھی تک نمائندگان کی اطلاعات موصول نہیں ہو رہیں۔ لہذا جلد حسب قواعد انتخاب کر کے سکرٹری مجلس مشاورت کے نام اطلاع بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

مشرقی افریقہ کی احمدی جماعتوں کی کامیاب سالانہ کانفرنس

ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے افریقن اور ایشین نمائندوں کی شرکت

تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کے لئے اہم تجاویز

جماعت کی رفتار ترقی کا جائزہ۔ نئی مساجد کی تعمیر۔ تراجم قرآن پاک اور لٹریچر کی وسیع اشاعت کا پروگرام

از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر۔ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۲)

(۶) فروخت لٹریچر کے سلسلہ میں بھی کافی ترقی ہوئی سواحیلی قرآن مجید کی فروخت سے ۸۱/۲۴۶۴ شلنگ کی آمد ہوئی۔ قرآن مجید کی ۸۰ کاپیاں مفت بھجوائی گئیں۔ جس کے شاندار نتائج اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے پیدا فرما رہا ہے۔ اور کینیا کے بعض اہم قبائل کو اسلام اور احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ Mau Mau کے سلسلہ میں جو افریقن قیدی ہوئے تھے۔ ان میں سے بہت سے قرآن مجید کا سواحیلی ترجمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے بعض دوست بہت ہی مخلص ہیں۔ انہی میں ایک مسٹر Norman عیسائی تھے جن کو موت کی سزا ملی تھی۔ قید خانہ میں قرآن مجید پڑھنے کے بعد مسلمان ہوئے اور دعاؤں کے نتیجہ میں رہا ہوئے اور اب اسلامی کتب اور قرآن مجید کا ترجمہ اپنی زبان میں کر رہے ہیں۔ ان کا اسلامی نام نعمان رکھا گیا ہے۔ سواحیلی اخبار اور کتب کی فروخت سے صرف چھ ماہ میں آمد ۸۹/۲۴۴۴ شلنگ تھی

لٹریچر کے لحاظ سے ہمارے مشن کا دائرہ بہت ہی وسیع ہے۔ مشرقی افریقہ کے علاقوں یعنی کینیا کالونی ٹانگانیکا یوگنڈا کے علاوہ جنوبی افریقہ۔ نیاسالینڈ۔ بلجیم کانگو۔ روڈیشیا سمالی لینڈ۔ پرتگیز مشرقی افریقہ۔ زنجبار میں بھی لٹریچر بذریعہ ڈاک بھیجا جاتا ہے۔

(۷) اس سال بعض مخالفین احمدیت نے ہمارے خلاف چند رسالے نکالنے شروع کئے اور عوام نے ان تخریبی کارروائیوں کو سخت ناپسند کیا۔ ان کی غلط بیانیوں کے جواب ہمارے افریقن مبلغ مکرمی شیخ امری عبیدی صاحب شاہد نے دیئے۔ جس سے ان پر یہ حقیقت خوب واضح ہوگئی کہ احمدیت کی جڑیں افریقنوں میں مضبوطی کے ساتھ لگ چکی ہیں۔

(۸) آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک سکالر مسٹر Fisher جو "احمدیت" کے موضوع پر اپنا تحقیقاتی مقالہ تیار کر رہے تھے انہوں نے مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے کاموں کے متعلق متعدد سوال لکھ کر بھجوائے جن کا جواب تفصیل سے دیا گیا۔ اور یہ ایک کتابچہ کی شکل میں مشرقی افریقہ میں تاریخ احمدیت کے حالات پر تیار ہوگیا ہے۔ بعض احباب نے خواہش کی ہے۔ کہ اس کو ضروری فوٹوز کے ساتھ شائع کروا دیا جائے۔ انشاء اللہ اس کی کوشش کی جائے گی۔ مسٹر Fisher نے بھی اسے پسند کیا۔ اور اپنے مقالہ کے ساتھ بطور ضمیمہ لگایا۔

(۹) مسجد دارالسلام اور وہاں کی مشنری کلاس کا ذکر فرماتے ہوئے جناب رئیس التبلیغ صاحب نے بتایا کہ انہوں نے گزشتہ اکتوبر میں ٹانگانیکا کے دورہ کے دوران اس کلاس کا بھی معائنہ کیا۔ اس میں ۱۱ طلب مشرقی افریقہ کے مختلف علاقوں کے تعلیم پا رہے ہیں اور ان میں اکثر بہت ہی ہونہار ہیں۔ شیخ امری عبیدی صاحب (افریقن مبلغ جنہوں نے ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی ہے) ان کی تعلیم و تربیت نہایت محنت سے کر رہے ہیں اور جلد ہی یہ طلبا معلم بن کر مختلف علاقوں میں بھجوائے جائیں گے۔

اس کلاس کے ایک طالب علم کو چند ماہ قبل تبلیغ کے لئے ایک نئے علاقہ میں بھجوایا گیا۔ اور وہ وہاں کامیابی سے کام کر رہا ہے۔ اس مشنری کلاس کی وجہ سے بھی ہمارے دارالسلام مشن کی شہرت ہو رہی ہے۔ اور یہ مسجد مرجع عام و خاص بنی ہوئی ہے اللہ تعالےٰ وہاں کے مبلغ شیخ امری عبیدی صاحب کو احمدیت کی خدمت کی مختلف رنگوں میں توفیق دے رہا ہے اور قومی لیڈر بھی ان سے مانوس ہیں۔ ٹانگانیکا ریڈیو پر ان کو ہفتہ وار پروگرام میں شمولیت کا موقعہ دیا جا رہا ہے۔ اور ان کی ریڈیائی گفتگو کو سارے علاقہ میں خاص توجہ سے سنا جاتا ہے۔ دارالسلام کی میونسپل کونسل کے بلا مقابلہ ممبر منتخب ہوگئے ہیں۔ اور وہاں کی سب سے بڑی سیاسی جماعت Tanganyika African National Union کی طرف سے انہیں ٹیونس کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ اسی طرح وہ کئی اور قومی جماعتوں کے اہم عہدوں پر سرفراز ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

(۱۰) اس سال مشرقی افریقہ کے طلبہ جو ربوہ میں پڑھ رہے ہیں ان میں مسٹر جعفر مسلومی کا اضافہ ہوا۔ یہ ٹانگانیکا کے مغربی علاقہ کے مخلص اور بیدار مغز نوجوان ہیں۔ جو اپنے شہر کی کونسل کے سیکرٹری تھے اور سواحیلی زبان کے شاعر بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "الوصیت" میں سے ایک نظم کا ترجمہ انہوں نے کیا ہے ان کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں اعلےٰ تعلیم کے لئے بھجوایا گیا ہے۔ تاکہ وہ قانون کی تعلیم حاصل کر کے اپنے مذہب و ملک کی خدمت کر سکیں۔

(۱۱) مشرقی افریقہ کے احمدیوں میں تجارت کا شوق بڑھانے کی غرض سے ایک احمدیہ مسلم کمپنی بنائی گئی تھی۔ اس کے سرمایہ سے نیروبی میں ایک بہت بڑی بلڈنگ تیار کی گئی تھی۔ . . . . جس سے خاطر خواہ آمد ہو رہی ہے۔ مگر یہ کمپنی پچاس ہزار روپے کی مقروض تھی۔ پاکستان سے واپسی پر محترم رئیس التبلیغ صاحب نے بتایا کہ کمپنی کی حالت بہتر بنانے کے لئے بھی خاص جدوجہد کی گئی ہے الحمد للہ! دوران سال احمدی مردوں اور عورتوں نے اس کے بقیہ حصص خرید لئے اور اب کمپنی نہ صرف قرض سے نجات حاصل کر چکی ہے بلکہ نفع میں جا رہی ہے

(۱۲) دوران سال میں دو مبلغ حافظ بشیر الدین صاحب اور نور الدین صاحب منیر رخصت پر پاکستان گئے اور دو نئے مبلغ حافظ محمد سلیمان صاحب اور مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر پہنچے۔

(۱۳) محترمی جناب رئیس التبلیغ صاحب نے ایک اور اہم بات کا بھی ذکر تفصیل سے فرمایا۔ یعنی کہ جب وہ مارچ ۱۹۵۹ء میں پاکستان

یوم مسیح موعود

سلسلہ احمدیہ کی تاریخ سے یہ امر ثابت ہے کہ سب سے پہلی بیعت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ کے مقام پر لی تھی۔ اس دن کی یاد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات و معجزات نیز آپ کے احسانات اور تعلیمات کے تذکرہ کے لئے دن منانا ضروری ہے۔ احباب کی سہولت کے پیش نظر امسال "یوم مسیح موعود" کے لئے ۲۷ مارچ ۱۹۶۰ء کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو چاہیئے کہ اس دن کی اہمیت کے پیش نظر اس تقریب کو عملی جامہ پہنائیں۔ اور رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائی جائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

رخصت گزار کر پہنچے تو مشرقی افریقہ مشن پر مختلف قرضوں کا بار تھا ان کی مجموعی رقم تقریباً ایک لاکھ شلنگ تھی یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے گزشتہ چند ماہ سے ہماری عاجزانہ دعاؤں کو سنا اور ایسے اسباب پیدا کئے کہ مشن سے خاص بوجھ اتر چکا ہے۔ اور باقی بھی جلد ختم ہونے کی امید کی جاتی ہے انشاء اللہ اس سلسلہ میں آپ نے بتایا کہ مختلف احباب نے ۲۷۴۳۲/- شلنگ کے عطیہ جات دیئے اور مزید ۶۰۰۰/- شلنگ کا وعدہ بھی ایک دوست کا ہے۔ نیز ان قرضوں کو ختم کرنے کے لئے ایک سکیم قرض حسنہ کی شروع کی گئی جس میں بہت سے احمدیوں نے ۳۰۰/- شلنگ فی کس کے حساب سے حصہ لیا اور ۲۳۹۰۰/- شلنگ کی رقم اس ذریعہ سے حاصل ہوئی۔ آپ نے ان سب اصحاب کے اسماء بھی سنائے جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا اور بتایا کہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا ہے اور جناب وکیل التبشیر صاحب نے بعض احباب کی خدمت میں خاص شکریہ کے خطوط بھی لکھے ہیں۔ گرانقدر امداد بطور عطیہ محترم عبدالعزیز صاحب بٹ صاحب مسیرز فقیر محمد خان اینڈ سنز۔ ڈاکٹر ظفر محمود آف ٹبورا۔ اور محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار کی قابل ذکر ہیں۔

(۳) ۱۳/ دوران سال میں دو نئی جماعتیں بھی قائم ہوئیں جو کئی لحاظ سے نہایت ہی مخلص ہیں اور دوسرے مشنوں میں بھی بیعتیں جاری رہیں بیعتوں کی کل تعداد ۲۲۶ رہی۔ بعض افریقن احمدی قابل رشک طور پر مال اور وقت کی قربانی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب یہ افریقن اسلام کی ترقی کے لئے ......

...... دوسری احمدی جماعتوں کے دوش بدوش کام کریں۔

تاہم ایک عظیم خوشخبری آپ نے یہ بھی سنائی کہ محض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے احباب جماعت ٹانگانیکا کی جدوجہد کو نوازا ہے اور انہیں مسجد کے لئے گورنمنٹ کی طرف زمین کا ایک قیمتی پلاٹ ملا ہے جو نہایت ہی موزوں ہے اور بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اب وہاں کے دوست ہمارے مخلص بھائی مختار احمد صاحب ایاز کی قیادت میں وہاں مسجد کی تعمیر کے لئے فکر مند ہیں۔ مکرم رئیس التبلیغ کی تقریر کے بعد کانفرنس کا مشترکہ اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل امور متفقہ طور پر پاس ہوئے۔

(۱) احمدیہ مشن (مشرقی افریقہ) کے رجسٹرڈ ٹرسٹیوں کی میعاد تین سال ہوا کرے نیز جہاں حکومت کے قوانین کے مطابق زمینوں کے ٹرسٹی صرف افریقن ہونے ضروری ہوں تو وہاں کی قانون کی اطاعت کی جائے

(باقی)

فضیلتِ رمضان المبارک

اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت
ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین (بخاری)

ترجمہ:- جب رمضان المبارک کا آغاز ہوتا ہے آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیطان مقید کر دئے جاتے ہیں۔

اس مبارک مہینہ میں نیکی تقویٰ کا حصول کتنا آسان کر دیا گیا ہے۔ خدا کی رحمت جوش پر ہوتی ہے۔ ثواب کی راہیں کھلی ہیں ــــ مبارک وہ شخص ہوتا ہے جو خدا کی منشاء کے ساتھ اپنے ارادوں کو ہم آہنگ کرتا ہے۔ اور وقت سے صحیح فائدہ اٹھاتا ہے۔

(شعبہ تربیت و اصلاح مرکزیہ)

سیکرٹریان زراعت توجہ کریں

گزشتہ مجلس شاورت میں فیصلہ ہوا تھا کہ ہر ایک جماعت میں سیکرٹری زراعت مقرر کیا جائے اور زمیندار احباب اپنی پیداوار بڑھانے کی کوشش کریں۔ سیکرٹریان زراعت اپنی اپنی کارگزاری کی رپورٹ مرکز میں دیں۔ تا پیداوار بڑھانے کے متعلق جماعتوں کی مساعی کا جائزہ لیا جا سکے۔

اس لئے جملہ سیکرٹریان زراعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ پیداوار بڑھانے کے سلسلہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ ۱۹ مارچ سے قبل نظارت زراعت میں بھجوا کر ممنون فرمادیں رپورٹ میں گزشتہ دو فصلوں کی پیداوار کا موازنہ دکھایا جائے۔

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

وقفِ جدید کیا ہے؟

ہمارے مقدس اور پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے یہ ایک ایسی تحریک ہے جس کا من انصاری الی اللہ کے رنگ میں ہم میں سے ہر ایک مخاطب ہے۔ دراصل حضور نے اس بابرکت تحریک کے ذریعہ ہم کو رضائے الٰہی کے حصول کا ایک اور موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ پس خوش بخت ہے وہ مومن جو اس وقت کو غنیمت جان کر موقع ہاتھ سے جانے نہ دے۔

(۱) اگر آپ کے اندر خدمت دین اور رفاہ خلق کا جذبہ موجزن ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ اپنی تمام زندگی رضائے الٰہی کے حصول میں صرف کر دیں تو آپ اپنی درخواست "وقف جدید" معہ جملہ کوائف (مثلاً عمر۔ صحت۔ تعلیم۔ قابلیت وغیرہ) دفتر وقف جدید میں بھیج دیں تا آپ کی مقدس خواہش کی تکمیل کا سامان ہو سکے۔

(۲) اگر آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے وسعتِ رزق کے ساتھ ساتھ خدمتِ دین و اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانی کے جذبہ و شوق سے بھی نوازا ہے تو آپ اپنے محبوب وطن سے جہالت و بیماری دور کرنے اور بہتر تعلیم و تربیت کا انتظام کرنے کے لئے وقف جدید کے مالی پہلو میں دل کھول کر چندہ ادا کر کے اپنے اس جذبۂ شوق کی تسکین کر سکتے ہیں۔

(۳) وقف جدید کا تیسرا پہلو "وقفِ زمین" ہے اور اس میں شامل ہو کر نہ صرف آپ اپنے ملک اور قوم کے لئے صدقہ جاریہ میں شریک ہو سکتے ہیں بلکہ خاص طور پر اپنے قریبی ماحول میں ایک قائم رہنے والی قریبی یادگار چھوڑ سکتے ہیں جو آپ کی اولاد و اقارب کے لئے ہمیشہ اپنے حوصلے بلند رکھنے اور اپنی قربانیوں کے معیار بڑھاتے چلے جانے کا ایک اہم محرک ثابت ہو گا۔ اسلام و احمدیت کے درخشندہ ستارو! جہاں وقفِ جدید کے دو پہلو یعنی "وقف زندگی" اور "وقف زمین" خاص معیار اور خاص حالات کے احباب سے تعلق رکھتے ہیں وہاں اس کے مالی جہاد کا پہلو نہایت درجہ آسان اور حوصلہ افزا ہے۔ پس آپ سب کو اپنی انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ جماعت کا کوئی مرد عورت یا بچہ نہ رہے جو "وقف جدید" کے چندہ میں شامل نہ ہو اور ہر شامل ہونے والا قربانی کا ایسا معیار پیش کرے کہ جس سے اس کی حب الوطنی اور ایمان کا شاندار مظاہرہ ہوتا ہو۔ ہم بہت جلد اپنے پیارے امام کی خواہش کی تکمیل میں وقف جدید کے چندہ کو بارہ لاکھ تک پہنچا دینے میں کامیاب ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جلد اس قابل بنائے۔ آمین۔

اسلام و احمدیت کی ترقی و غلبہ یقینی ہے اور اس کی عالمگیر مقبولیت کے دن قریب آرہے ہیں۔ خوش نصیب ہوں گے وہ لوگ جو اس وقت قربانی کر کے وہ مقام حاصل کر لیں گے۔ جس کو یاد کر کے آئندہ نسلیں فخر و رشک کریں گی۔ ان قربانی کرنے والوں کو دونوں جہانوں میں عظیم اجر سے نوازا جائے گا۔ ایسے مخلصین کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

کہ بیا صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار او را اے خدائے قادرِ مطلق
کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

(انچارج وقف جدید ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم عبدالمنان صاحب ناہید کی والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور آجکل گجرات میں زیر علاج ہیں۔ اب پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔

آہ! حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ

(از محترم شیخ محمد الدین صاحب سابق مختارِ عام صدر انجمن احمدیہ)

حضرت چوہدری فتح محمدؓ صاحب سیال ایم اےؓ سلسلہ کے ان ممتاز۔ فدائی اور صاحبِ اخلاق خدام میں سے تھے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے والہانہ عشق تھا۔ مجھے چوہدری صاحب کو قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ سفر و حضر میں ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی جانب سے جو مختار نامہ ۱۹۳۰ء میں خاکسار کو تفویض کیا گیا تھا وہ مکرمی چوہدری صاحب کی طرف سے ہی تھا۔ چوہدری صاحب موصوف ظاہری لحاظ سے بہت بڑے زمیندار تھے۔ مشہور خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ ان کی زراعتی معلومات کافی وسیع تھیں۔

ثقافتی اور علمی لحاظ سے وہ ایم اے تھے۔ سلسلہ میں ناظر اعلیٰ رہے تھے۔ لنڈن کے پہلے مبلغ اسلام تھے۔ مگر باوجود ان خصوصیات کے آپ انتہائی متواضع تھے۔ ان کے ساتھ جملہ کام کرنے والے کارکنان ان کی اس نمایاں خوبی کے معترف ہیں۔ یہ خوبی دراصل ان کو فطرتاً ملی تھی۔ یہ تواضع کی ہی برکت تھی کہ باوجود زمیندارہ ثروت اور علم و فضل کے نیز دنیاوی وجاہت کے انہوں نے اپنی قیمتی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کی۔ اور ان کو خدمت اسلام کے لئے خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے عظیم الشان مختلف تبلیغی مواقع بہم پہنچائے۔

مَیں اس امر کا عینی گواہ ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت مبارکہ اور سلسلہ کے ساتھ فدائیت نے ان پر ایک خاص روحانیت۔ غیرت اور ولولہ کا رنگ پیدا کر دیا تھا۔ آریوں کی طرف سے جن عزائم کے ساتھ ملکانہ میں شدھی کی تحریک چلائی گئی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سارا ملکانہ اسلام سے ارتداد اختیار کر لے گا۔ اور اس کے اثرات جلد دوسرے علاقوں میں بھی پھیل جائیں گے۔

اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی روحانی بصیرت اور دوربین نگاہوں نے مکرم چوہدری صاحبؓ کو امیر المجاہدین بنا کر اس علاقہ ملکانہ میں روانہ فرمایا۔ آپ نے اس علاقہ میں پہنچتے ہی دشمنانِ اسلام کا اس دلیری اور جرأت سے مقابلہ کیا کہ دشمن کے کیمپ میں کھلبلی اور گھبراہٹ کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے۔ خاکسار قادیان سے جو دوسرا وفد برائے ملکانہ روانہ ہوا تھا اس میں بھیجا گیا تھا۔ مجھے چوہدری صاحب موصوف نے ملکانہ میں پہنچتے ہی فرمایا کہ تم سکرارہ متصل فتح پور سیکری میں چلے جاؤ۔ وہاں شدھی کی تاریخ مقرر کر دی گئی تھی آپ کی ہدایات کے مطابق وہاں کام کیا اور وہاں شدھی نہ صرف کلیتہً رک گئی بلکہ وہاں کے مسلمان باشندوں نے محسوس کیا کہ ہمارے بھی دنیا میں کوئی ہمدرد ہیں یہ ایک عظیم الشان اسلامی محاذ تھا جس کا کامیاب جرنیل "فتح محمدؓ سیال" تھا۔

"جاء الحق وزھق الباطل"

کا ایمان افروز منظر تھا۔ جس کی فتح کا سہرا اسم بامسمیٰ "فتح محمدؓ" پر تھا۔

ملکانہ کا علاقہ آب و ہوا کے لحاظ سے کوئی اچھا نہیں ہے۔ چوہدری صاحب نے وہاں نہ تمازت آفتاب کا خیال کیا اور نہ ہی پیدل چلنے کی کوفت کو محسوس کیا ان کو وہاں صرف ایک ہی دھن تھی کہ اس علاقہ کے فرزندان توحید اور اسلام کے نام لیوا اگر آغوش اسلام سے نکل گئے تو اس کی کلیتہً ذمہ داری فرزندان احمدیت پر ہوگی۔۔۔۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دشمن محسوس کرتا تھا اور اس نے قلباً و لساناً اعتراف کیا کہ احمدیت کے مجاہدین نے ہمیں شکست دی اور شدھی کی تحریک کو ناکام کر دیا۔ دشمنان اسلام کا طلسم دھوئیں کی طرح اڑا کر رکھ دیا اور

"ان الباطل کان زھوقا"

کا منظر ہر آنکھ نے دیکھا۔ متعدد مسلم زعماء نے اس موقع پر احمدیوں کے اس جذبہ کو سراہتے ہوئے کہا۔

کہ یہ صرف دینی غیرت اور مذہبی ولولہ ہی تھا جس کا اظہار احمدیوں کی طرف سے ہوا اس نے شدھی کی تحریک کو ناکام کر کے بتا دیا کہ اسلام اب بھی ایک زندہ طاقت ہے۔

چوہدری صاحب نے چونکہ اپنی زندگی زمانہ طالب علمی سے ہی خدمت اسلام کے لئے وقف کر دی تھی اور ان کی عملی زندگی شروع سے ہی سلسلہ کے ساتھ وابستہ ہو گئی تھی اس لئے آپ سلسلہ کے جملہ خدام کو انتہائی عزت اور محبت کی نگاہ سے دیکھتے آپ کا سینہ صاف اور کشادہ تھا۔ وہ خدام سلسلہ کی زندگی کے اتار چڑھاؤ کو اچھی طرح جانتے تھے۔ اس لئے ان کے جذبات، و احساسات کا خیال رکھا کرتے وہ سب کو یکساں ملتے وہ ظاہری تکلفات اور ٹیپ ٹاپ سے کلیتہً عاری تھے۔ اس وجہ سے آپ انتہائی محبوب اور مقبول تھے ان سے مل کر ہر ایک کو خوشی حاصل ہوا کرتی تھی

چوہدری صاحب کی وفات سے دو دن پہلے میری ملاقات ہوئی اور ہم دونوں مسجد مبارک میں ظہر کی نماز کے بعد مختلف امور پر تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ ان کو میں نے آخری وقت میں بھی تبلیغ کے جذبہ میں سرشار پایا۔

آہ! سلسلہ کا وفادار جرنیل متواضع بلند اخلاق ۔ ۔ ۔ ۔ غیور فرزند ہم سے جدا ہو گیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ آپ کی وفات سے ایک خلاء واقع ہوا ہے اللہ تعالیٰ ہی اس کو پُر کرے اور انہیں اپنے قربِ خاص سے نوازے۔

شیخ محمد دین سابق مختار عام
صدر انجمن احمدیہ

"الفضل" کا "مسیح موعودؑ نمبر"

مؤرخہ ۲۷ مارچ کو یوم مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب منائی جا رہی ہے۔ اس موقعہ پر حسب معمول اس دفعہ بھی الفضل کا "مسیح موعودؑ" نمبر جو نہایت اہم اور قیمتی مضامین پر مشتمل ہوگا شائع ہو رہا ہے انشاء اللہ۔

جماعت کے علمائے کرام اور دیگر اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے قیمتی مضامین ارسال فرمائیں۔ یہ نمبر چونکہ یوم مسیح موعود سے چند دن قبل اشاعت پذیر ہوگا۔ اس لئے مضامین و اشتہارات جلد از جلد پہنچ جانے چاہئیں۔

(ادارہ)

درخواست دعا

محترمہ والدہ صاحبہ ملک منور احمد صاحب فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کچھ عرصہ سے بعارضہ درد پتہ بیمار ہیں۔

احباب جماعت رمضان المبارک کے ایام میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پر دعا فرما دیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

وقفِ جدید کے مالی سال ۱۹۵۸ء و ۱۹۵۹ء کا طائرانہ جائزہ

تخمینہ آمد	=	۸۵،۱۲۰	روپے
بجٹ اور خرچ	=	۸۵،۱۲۰	"
اصل وعدہ جات	=	۷۵،۲۱۲	"
اصل آمد	=	۵۳،۴۲۲	"
کمی سال گذشتہ بمقابل وعدہ جات	=	۱۰،۲۸۱	"
کمی سال رواں بمقابل وعدہ جات	=	۲۱،۷۹۰	"

کل کمی ۳۲۰۷۱ روپے

- اس کمی کا ذمہ دار کون ہے؟
- کہیں آپ وقفِ جدید کے بقایا دار تو نہیں؟
- کیا آپ کو علم ہے کہ اگر آپ نے بقایا ادا نہ کیا تو یہ کمی کسی اور ذریعہ سے پوری نہیں ہو سکتی۔
- پھر آگے آیئے اور خدا تعالیٰ سے باندھے ہوئے عہدوں کو پورا کیجئے۔
- ایک ادنیٰ مومن کی بھی شان نہیں کہ وہ اپنے کسی وعدے سے پیچھے ہٹ جائے۔
- وقفِ جدید انجمن احمدیہ مقروض ہو چکی ہے۔ اور آپ کی طرف سے ایفائے وعدہ کی منتظر ہے۔
- اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور دینی اور دنیاوی برکات سے نوازے آمین۔
- نئے سالوں کے وعدے پہلے سے بڑھ کر لکھوایئے موجودہ رفتار پریشان کن ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظم مال

وقفِ جدید انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان۔

مرحومین کی روحوں کو ایصالِ خیر کا ایک بابرکت طریق

مکرم حاجی محمد فاضل صاحب محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی اہلیہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ صحابیہ حضرت مسیح موعودؑ نے ان کی والدہ مرحومہ موصیہ جو کہ قادیان دارالامان کے بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں کو خاموشی کی حالت میں خواب میں دیکھا اور خواب میں ہی خیال کیا کہ ان کی خاموشی ناراضگی ظاہر کرتی ہے۔ کیونکہ حاجی صاحب موصوف اپنے والد صاحب حضرت مولوی احمد الدین صاحبؓ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے کی وفات کے بعد اپنی والدہ صاحبہ کو مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار بطور امداد دیا کرتے تھے جو والدہ صاحبہ مرحومہ کی وفات کے بعد بند ہو گئے۔ اس لئے انہوں نے صدقہ جاریہ کے طور پر اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے مبلغ ۱۸/- روپے بطور چندہ وقف جدید سہ سالہ ادا فرما دیا۔

اب بعینہٖ انہیں بھی اسی طرح کی خواب آئی جس میں انہوں نے دیکھا کہ ان کے والد صاحب مرحومؓ ان سے ناراض ہیں اور خواب میں وہ ان کے پاس کھڑے ہیں لیکن ان سے کلام نہیں کیا۔ اس لئے ان کے دل میں خوف پیدا ہوا۔ کیونکہ ان کے والد مرحوم کا ان پر علاوہ اور احسانوں کے ایک بہت بڑا احسان یہ بھی ہے کہ ان کے طفیل انہیں بچپن میں جبکہ ابھی ان کی عمر قریباً پندرہ سولہ سال کی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی حیاتِ مبارکہ میں اپنے والد کی معیت میں حضور کی بیعت کا شرف حاصل ہوا اور ان کے بیان کے مطابق ان کے والد مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے کئی دفعہ حضور کے دوش بدوش کھڑے ہو کر نمازیں ادا کی ہیں۔

جب حاجی صاحب موصوف کے والد صاحب مرحومؓ نے خواب میں ان کے ساتھ کلام نہ کیا تو انہیں ان کی ناراضگی کا خیال پیدا ہوا اور ناراضگی کی وجہ یہ معلوم ہوئی کہ انہوں کسی نے بھی ان کی وفات کے بعد صدقہ جاریہ میں شامل نہیں کیا۔ حاجی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنی مالی کمزوری اور رشامتِ اعمال کی وجہ سے انکو تحریک جدید میں شمولیت سے محروم رکھا اس وجہ سے وہ خواب میں ناراض نظر آئے۔ اور چونکہ انہوں نے اپنی والدہ مرحومہ کو حال ہی ۱۸/- روپے ادا کر کے چندہ وقفِ جدید میں شامل کیا ہے۔ لہٰذا اب وہ باوجود مالی کمزوری کے جبکہ ان کی کوئی پنشن نہیں۔ کوئی ملازمت نہیں۔ بڑھاپے کی وجہ سے صحت اور نظر بہت کمزور اور عمر ۷۲ سال ہے اپنے والد مرحوم کی طرف سے چندہ وقفِ جدید سہ سالہ مبلغ ۱۸/۱۲ روپے ادا فرما دیا ہے فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے مرحوم والدین کے درجات میں بلندی عطا فرمائے۔ نیز انہیں اپنی باقی ماندہ زندگی میں مزید خدمتِ دین کی توفیق بخشے اور ان کا انجام بخیر فرمائے آمین

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

غیر ملکی تعلیم کے لئے وظائف

حکومت پاکستان وزارت فائینینس دربارہ وظائف برائے تعلیم امریکن یونیورسٹی بیروت ۶۰-۱۹۶۱ء زیر پروگرام آئی سی اے رجنل ٹیکنیکل اسسٹنٹس

I کیٹیگری X (۱) زراعت پوسٹ گریجوایٹ کورس (۲) زراعت نان ڈگری کورس (۳) تعلیم پوسٹ گریجوایٹ کورس (۴) پبلک ہیلتھ (۵) وارڈ مینیجمنٹ نرسنگ (۶) اپریشن روم ٹکنیک۔

II کیٹیگری Y فریشمن میں پروگرام ڈگری کورس کے لئے (۱) زراعت (۲) تعلیم (۳) فارمیسی (۴) بنیادی نرسنگ (۵) پبلک ایڈمنسٹریشن (۶) بزنس ایڈمنسٹریشن (۷) انجینئرنگ (۸) انجینئرنگ نان ڈگری کورس

شرائط: پاکستانی بصورت X کیٹیگری عمر ۲۱/۲۰ کو ۱۲ سال۔ مجوزہ فارم ہدایات اور شرائط کے لئے ایک روپے کی ٹکٹ والا لفافہ بھیج کر سیکشن افسر (E-111) منسٹری آف فائینینس اکنامک افیرس ڈویژن روم نمبر ۴ بلاک ۸۹ بالمقابل اسمبلی بلڈنگ کراچی کو مخاطب کریں۔ مکمل درخواست متعلقہ افسر کو ۳۱/۳/۶۰ تک پہنچ جانی لازمی ہے (پ۔ ٹ ۲/۳/۶۰)

(ناظر تعلیم)

رپورٹ آمد چندہ عمارت فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ

بابت ماہ جنوری و فروری سنہ ۶۰ء

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت کے چندہ کی دوسری قسط شائع کی جا رہی ہے اس سال انشاء اللہ سکول کی عمارت شروع کرنی ہے۔ لیکن چندہ بہت کم آ رہا ہے۔ میں احباب جماعت کی خدمت میں گذارش کرتی ہوں کہ وہ قوم کے بچوں کے سکول کی تعمیر میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ خود بھی حصہ لیں اور دوسروں کو بھی تحریک کریں۔ اور ڈیڑھ صد کی رقم دینے والے بھائی یا بہن کا نام سکول کی عمارت پر کندہ کرایا جائے گا۔ جو مخلصات جلسہ سالانہ پر وعدے لکھوا گئی ہیں وہ بھی جلد سے جلد وصول کر کے اپنا چندہ بھجوائیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نام	روپے
از لجنہ چک منگلا ضلع سرگودھا	۱۰/-
" راولپنڈی	۱۲/-
" احمد نگر	۱/۸/-
چک نمبر ۸۸ ضلع لائلپور	۱۰/-
چک نمبر ۱۲۱ "	۳۰/-
بخت بھری چک نمبر ۳۵ سرگودھا	۱/-
صابرہ بی بی کوٹ محسن ضلع سیالکوٹ	۱/-
زبیدہ بیگم کوٹ مہتاب خان	۲/-
محمدی بی کوٹ مہتاب خان	۵/-
فضیلت النساء کوٹ چانڈی	۲/۸/-
بدوملہی ضلع سیالکوٹ	۶/۴/-
جل بھٹیاں ضلع جھنگ	۱۵/-
چک نمبر ۲۷۶ ضلع لائلپور	۲۴/-
حلقہ سلطان پورہ لاہور	۲/۲/-
چک نمبر ۶۸ ضلع لائلپور	۲/۰/-
خدیجہ بیگم۔ عزیزہ بیگم، فاطمہ بیگم	۱۲/۸/-
ادرحمہ ضلع سرگودھا	۲۲/-
گوٹھ غلام محمد سندھ	۲/-
بیگم خادم صاحب مرحوم	۱/-
چک نمبر ۲۷ سرگودھا	۵۰/-
چک نمبر ۳۳ "	۹/-
مکرمہ استانی محمودہ ثروت صاحبہ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جمع کر کے دیا	۲۶/۵
مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جمع کر کے دیا	۱۴۲/۱/۳
شریفہ بنت چوہدری احمد علی	۳/-
مسجد مبارک میں زنانہ حصہ میں سے جمع ہوا	۶/۲/۹
از مستورات فجی	۲۳/۴
مکرمہ بھابھی زینب صاحبہ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جمع کر کے دیا	۷۱/۱/۹
از لجنہ ربوہ	۱۰/-
بشریٰ بیگم خوشاب	۵/-
راولپنڈی	۱۵/۵/-
وزیر آباد	۱۰/-/.
بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب	۳/-
امۃ الجمیل لطیف (جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جمع کر کے دیا)	۴/۲/-
کوئٹہ حلقہ مسجد احمدیہ	۸۳/۸/-
احمد نگر	۳/-
چک شیر کا ضلع لائلپور	۱۰/-
گوجرخان	۲/۴/-
مکرمی جناب منشی جان محمد صاحب پنشنر دارالرحمت غربی ربوہ	۵/-
مکرمی حمید اثر صاحب افغان دارالرحمت غربی ربوہ	۱/-/-
حمیدہ بیگم مددگار کارکن دفتر لجنہ مرکزیہ ربوہ	۱/-/-
از لجنہ چک نمبر ۵۶۵	۵/-
" نصیرہ ضلع گجرات	۲/-
" گوجرانوالہ	۵۰/-
" منٹگمری	۱۵/۱۴/-
" حافظ آباد	۳۴/-
حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی	۴/-
از لجنہ بہاولنگر	۷/۸/-
کوٹ سلطان	۵/-
مکرمی جناب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۵/-
از لجنہ خوشاب	۱/-
میزان	۸۱۱ — ۵ — ۹

پاکستان ایئر فورس ایجوکیشن انسٹرکٹرز

بعد ٹریننگ عہدہ فلائٹ سارجنٹ تنخواہ ۱۹۰-۱۰-۲۹۰-۱۵-۳۶۵ گرانی و دیگر الاؤنس علاوہ۔ رہائش وردی سرکاری

شرائط: پاکستانی عمر ۱۶ تا ۲۸۔ بی اے۔ بی۔ ایس۔ سی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن برائے انتخاب امیدواران نزدیک ترین پی اے ایف رکروٹنگ افسر کے پاس حاضر ہوں۔ دفاتر رکروٹنگ۔ افسران پشاور۔ راولپنڈی لاہور کراچی۔ ڈھاکہ۔ چٹاگانگ۔

(پ۔ ٹ ۵/۳/۶۰)

(ناظر تعلیم ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاری ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۵۴۹ میاں رشیدہ بی بی زوجہ فرزند علی احمدی قوم ارائیں پیشہ امور خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۲ ج ب سرشمیر روڈ ڈاکخانہ خاص سرشمیر روڈ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ستمبر ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد صرف مبلغ چار صد روپیہ مہر ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے لہٰذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اس کے علاوہ موجودہ وقت میں میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ رشیدہ بی بی مذکور نشان انگوٹھا۔
گواہ شد نشان انگوٹھا فرزند علی ولد کریم بخش خاوند موصیہ سکنہ سرشمیر روڈ چک نمبر ۸۲ ج ب ضلع لائلپور
گواہ شد ڈاکٹر نثار احمد بنگوی وصیت نمبر ۱۰۶۰۰ سرشمیر روڈ لائلپور
کاتب الحروف طالب دعا احقر فضل الدین احمدی بنگوی عفی عنہ وصیت نمبر ۳۰۲۷ کالونی غلام محمد آباد وشاہی چوک احمد محلہ دار الفضل ڈی نمبر ۱۳۵۷ لائلپور شہر

نمبر ۱۵۵۵۱ میں محمد بی بی بیوہ مولوی احمد دین صاحب قوم ڈوڈی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن چک ۱۱۶ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۱۲-۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

حق مہر مبلغ دو صد روپیہ جو کہ میں وصول کر چکی ہوئی ہوں زیورات اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

راقم الحروف محمود احمد فرزند حقیقی۔
الامۃ نشان انگوٹھا محمد بی بی بیوہ مولوی احمد الدین صاحب مرحوم۔
گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد بقلم خود منور شاہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۱۶ ج ب ضلع سرگودھا

نمبر ۱۵۵۵۴ میں عبد اللطیف ولد چوہدری نور احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۳۸ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۱۲-۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد اراضی شہری رقبہ ۶ کنال واقعہ چک نمبر ۳۸ جنوبی ضلع سرگودھا موجود ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد بذریعہ ٹیچر سکول مبلغ معہ الاؤنس ۵۵ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا۔ اس کے بعد اگر میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد بقلم خود عبد اللطیف ولد نور احمد چک نمبر ۳۸ جنوبی حال ٹیچر چک نمبر ۹۸ شمالی ... ڈاکخانہ چک نمبر ۹۹ شمالی سیکرٹری تعلیم و تربیت چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔
گواہ شد۔ بقلم خود محمود احمد امیر جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔
گواہ شد۔ فقط راقم الروف محمد عیسیٰ ظفر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر ۳۸ ج ضلع سرگودھا
گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت

نمبر ۱۵۵۵۵ میں اللہ بخش ولد احمد قوم منگلہ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۵۲ء ساکن چک نمبر ۱۶۸/۱۷۱ شمالی منگلہ ڈاکخانہ سلانوالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۲-۱۹۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

(۱) زمین اراضی نہری ۷ سات ایکڑ واقعہ چک نمبر ۱۶۸/۱۷۱ شمالی ضلع سرگودھا جس کی قیمت ۱۴۰۰۰ چودہ ہزار روپے اور دو کنال رہائشی احاطہ واقعہ چک نمبر ۱۶۸/۱۷۱ شمالی تحصیل و ضلع سرگودھا کا ۱/۶ حصہ جس کی قیمت ۸۰۰ آٹھ صد روپیہ ہے۔ اور پانچ مرلہ سفید زمین واقع محلہ دار الرحمت شرقی قیمتی ۶۰۰/- چھ صد روپیہ اور مندرجہ ذیل مویشی کا ۱/۳ حصہ بھینس تین عدد راس قیمت ۱۵۰۰/- گائے ایک راس ۲۵۰/- گھوڑی ایک راس ۳۰۰/- جملہ قیمت مویشیاں یعنی ۲۰۵۰/- دو ہزار پچاس روپیہ کے ۱/۳ حصہ کی قیمت ۶۸۴/- روپیہ کل میزان جائیداد و مویشیاں ۱۶۰۸۴/- روپیہ سولہ ہزار چوراسی روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

اگر اس کے بعد اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن ربوہ پاکستان ہوگی المرقوم تاریخ بارہ دسمبر ۱۹۵۹ء۔

العبد۔ اللہ بخش بقلم خود ۱۲-۱۲-۵۹
گواہ شد۔ بقلم خود عزیز الرحمٰن مربی سلسلہ
گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۱۲-۱۲-۵۹

اعانت الفضل

میرا بچہ عزیز رفیق احمد کو ایک آدمی اغوا کر کے لے جا رہا تھا کہ محصول چونگی غربی ربوہ سے آگے لاری کے انتظار میں تھا۔ کہ مکرم محمد یوسف صاحب قریشی اور ایک عورت کو شک گذرا۔ جس پر ایک آدمی کی وساطت سے ملزم کو پکڑ کر پولیس چوکی میں دیا گیا۔ جہاں ملزم نے اقبال جرم کیا اور اس کا چالان ہو گیا۔ میں اپنے بچے کے اغوا ہونے سے بچ جانے کی خوشی میں اخبار الفضل کے نام پانچ روپے ارسال کرتا ہوں۔ احباب ایسے لوگوں سے بچیں۔

(حاجی شریف احمد صراف گول بازار ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

پشتونستان کے بارے میں مسٹر خروشیف کے ریمارکس پر اظہار افسوس

دہلی کے انگریزی روزنامہ "سٹیٹسمین" کا اداریہ

نئی دہلی ۱۰ مارچ۔ دہلی کے انگریزی روزنامہ سٹیٹسمین نے کل اپنے اداریہ میں نام نہاد "پشتونستان" کے متعلق وزیر اعظم روس مسٹر خروشیف کے ریمارکس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے انہیں غیر دانشمندانہ حقائق کے منافی قرار دیا ہے۔

اخبار نے لکھا ہے یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ "پشتونستان" کے مسئلہ پر گزشتہ بارہ سال سے پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کشیدہ چلے آرہے ہیں۔ حالانکہ اس برصغیر سے انگریز کے چلے جانے سے ان دونوں ملکوں کو گہرے دوست بن جانا چاہیئے تھا۔ مسٹر خروشیف عالمی امن اور خیر سگالی کے جس مشن کا اعلان کرتے رہتے ہیں اس کے پیش نظر مناسب یہ ہوتا کہ وہ دونوں (افغانستان اور پاکستان) ملکوں کے درمیان اصلاح احوال کی کوشش کرتے یا کم از کم پشتونستان کے سوال پر خاموش ہی رہتے لیکن انہوں نے جہاں ہندوستان میں میکموہن لائن کے متعلق کوئی نئی بات نہیں کہی۔ وہاں انہوں نے قدیم برطانوی ہند کی سرحد کے دوسرے ٹکڑے۔ ڈیورنڈ لائن کے متعلق قطعی نظریات کا اظہار کیا ہے گو ماسکو میں پاکستان کی خارجہ پالیسی زیادہ مقبول ہوتی تو ممکن ہے مسٹر خروشیف مدبرانہ خاموشی سے کام لیتے۔

سٹیٹسمین نے آگے چل کر لکھا ہے "روس اور افغانستان کے مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ پٹھانوں کا مستقبل اقوام متحدہ کے چارٹر کی بنیاد پر حق خود ارادیت کے اصول کے مطابق طے کیا جائے۔ افغانستان کے وزیر خارجہ نے بھی ۲۸ فروری کو پشتو بولنے والوں کے اس حق کا مطالبہ کیا تھا۔ اس سے پہلے انہوں نے جنوری میں راولپنڈی میں بتایا تھا کہ پاکستان اس مسئلہ پر بات چیت سے انکار کرتا ہے"

اخبار نے لکھا ہے "اگر حقیقت یہی ہے تو روسی حمایت سے معاملہ آگے نہیں بڑھے گا کیونکہ کمیونسٹ بلاک میں حق خود ارادیت کے اصول پر خود روس کا رویہ مبہم سا ہے"

سٹیٹسمین نے کہا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کی دوستی ایشیاء کی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گی۔ لیکن تاریخی حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا اور اس مرحلہ پر ۱۹۴۷ء کی آئینی تبدیلیوں سے پہلے کی تسلیم شدہ سرحدوں کے جواز کو چیلنج کرنا ہرگز مناسب نہیں ہوگا۔ ۱۸۹۳ء کے معاہدہ ڈیورنڈ کے ذریعہ ہندوستان اور افغانستان کی سرحد متعین کی گئی تھی اور ۱۹۱۹ء میں اس سرحدی معاہدہ کی پھر توثیق کی گئی تھی۔

مشرقی پاکستان سیکرٹریٹ میں آگ لگ گئی

ڈھاکہ ۱۰ مارچ کل تیسرے پہر آگ لگ جانے سے مشرقی پاکستان سیکرٹریٹ کے دو شیڈ مکمل طور پر خاکستر ہو گئے۔ آگ تین بجے کے قریب لگی تھی جلد ہی اس نے قریبی عمارت کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا چنانچہ آناً فاناً دونوں شیڈ جل کر تباہ ہو گئے۔ فائر بریگیڈ نے موقع پر پہنچ کر آگ پر قابو پالیا۔ شیڈ میں بورڈ آف ریونیو کا دفتر سٹیٹ آفس اور امداد کا محکمہ (ریلیف ڈیپارٹمنٹ) تھا۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

سوئی گیس کی صفائی کی مشینیں

کراچی پہنچ گئیں

کراچی ۱۰ مارچ۔ سوئی گیس کی صفائی کے لئے امریکہ سے مشینوں کی ایک کھیپ کراچی پہنچ گئی ہے۔ توقع ہے کہ وہ اس سال کے آخر تک کام شروع کر دیں گی۔ توقع ہے کہ جلد ہی مشینوں کی دو اور کھیپیں بھی کراچی پہنچ جائیں گی۔

اس وقت سوئی گیس کو صاف کرنے والی مشینیں روزانہ پانچ کروڑ بیس لاکھ مکعب فٹ گیس صاف کرتی ہیں۔ نئی مشینوں کے نصب ہو جانے کے بعد وہ اس سے دگنی گیس صاف کرنا شروع کر دیں گی۔

شادی کی تقریب سعید

برادرم شیخ بشیر احمد صاحب ابن شیخ محمد عبد الرزاق صاحب ورکوری آف حیدر آباد (دکن) کی شادی محمودہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد علی صاحب مرحوم آف اڈنگولا (دکن) کے ساتھ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۶۰ء چنتہ کنٹہ میں عمل میں آئی اور دوسرے دن دعوت ولیمہ ہوئی جس میں مکرم سیٹھ معین الدین صاحب اور دیگر بزرگان کے علاوہ شہر کے غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت کی

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین (شیخ نذیر احمد بشیر حیدر آبادی۔ ربوہ)

برّاعظم افریقہ میں بیداری کی لہر اور گھانا کی آزاد مملکت

گورنمنٹ کالج لاہور میں مکرم سعود احمد صاحب سابق وائس پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول گھانا کا لیکچر

لاہور (بذریعہ ڈاک) مکرم سعود احمد صاحب سابق وائس پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول گھانا مغربی افریقہ نے مورخہ ۵ مارچ ۱۹۶۰ء کو گیرٹ ہسٹاریکل سوسائٹی کے زیر اہتمام گورنمنٹ کالج لاہور میں Ghana in Emerging Africa کے موضوع پر انگریزی میں ایک نہایت دلچسپ اور پُر از معلومات لیکچر دیا۔ اس لیکچر میں صدارت کے فرائض گورنمنٹ کالج لاہور میں علم التواریخ کے پروفیسر جناب عبد الماجد صاحب ایم۔ اے نے ادا فرمائے۔

فاضل مقرر نے اس پُر مغز تقریر میں جو قریباً پون گھنٹے تک جاری رہی پہلے افریقہ پر یورپین اقوام کے تسلط کی مختصر تاریخ بیان کی۔ پھر جنگ عظیم اول اور جنگ عظیم دوم کے بعد یکے بعد دیگرے افریقہ میں مختلف ملکوں کے حصول آزادی پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ کس طرح ۱۹۵۷ء میں ۶ مارچ کو گھانا کی آزاد مملکت کا قیام عمل میں آیا۔ آپ نے بتایا اس کے بعد گنی کے علاقے نے آزادی حاصل کی اور اب نائیجیریا سمالی لینڈ اور بلجیم کانگو آزادی کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے خاص گھانا کے علاقے کی تاریخ بیان کرتے ہوئے وہاں جد و جہد آزادی کے مختلف مراحل اور وہاں کے تمدنی اور ثقافتی حالات پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی اور حصول آزادی کے بعد اب تک جو وہاں ترقی ہوئی ہے اس سے بھی سامعین کو آگاہ کیا آخر میں آپ نے وہاں عیسائیت کی ترقی اور عیسائی مشنوں کی طرف سے قائم شدہ مدارس اور سکول کا بھی ذکر کیا اور اس کے بالمقابل جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات مساجد کی تعمیر اور اسلامی سکولوں کے قیام پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح اب وہاں عیسائیت کے بالمقابل اسلام روز افزوں ترقی کر رہا ہے اور ان سب علاقوں میں اسلام کا مستقبل روشن سے روشن تر ہوتا جا رہا ہے۔ دورانِ تقریر میں آپ نے گھانا میں اپنے آٹھ سالہ قیام کے متعدد دلچسپ واقعات اور تجربات بھی بیان کئے جنہیں سامعین نے بہت توجہ کے ساتھ سنا اور ان میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ تقریر کے بعد دیر تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا آخر میں صاحب صدر نے فاضل مقرر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا۔ آج ہمیں ایک ایسے ملک کے تفصیلی حالات سننے کا موقع ملا ہے جس کے حالات کا ہمیں پہلے زیادہ علم نہیں تھا۔ اور خاص طور پر فاضل مقرر نے اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر جو دلچسپ باتیں بیان کی ہیں اور کسی سے ان کا علم حاصل کرنا ہمارے لئے ممکن نہ تھا۔

سامعین میں کالج کے بعض دیگر اساتذہ کے علاوہ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب ایم۔ اے پی ایچ۔ ڈی (لنڈن) صدر شعبۂ تاریخ و پولیٹیکل سائنس گورنمنٹ کالج لاہور بھی شامل تھے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے سوال و جواب میں بھی خاص دلچسپی لی اور بعد میں مکرم سعود احمد صاحب کی تقریر کو سراہتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ لیکچر بہت کامیاب رہا اور خاص دلچسپی کے ساتھ سنا گیا

(نامہ نگار)

میری بھاوجہ بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے

(عبد المنیب محمد احمد منیر ربوہ)

ضروری تصحیح

ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ کا اشتہار "پیام نور" اخبار الفضل میں شائع ہو رہا ہے۔ اس کی قیمت کتابت کی غلطی سے چار روپے کی بجائے تین روپے چھپ گئی ہے احباب نوٹ فرمالیں کہ "پیام نور" کی قیمت فی بوتل چار روپے علاوہ محصول ڈاک ہے

(مینجر الفضل)

درخواست دعا

مکرم سید سلیم شاہ صاحب ایجنٹ اخبار الفضل ان دنوں کچھ بیمار ہیں اور کچھ پریشانی بھی لاحق ہے احباب رمضان المبارک کے ایام میں ان کے لئے دردِ دل سے دعا کریں (مینجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴